جو اللہ اور رسول دیتے ہیں۔ دونوں میں تخالف ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح کتاب کی ہدایت اور رسول کی ہدایت دونوں جُدا جُدا نہیں ہیں بلکہ دونوں ایک ہی ہدایت دیتے ہیں۔

باقی رہا آپ کا یہ خیال کہ اس تفسیر سے بعض لوگ غلط استدلال کر سکتے ہیں، تو اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ اصل گمراہی نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی ذات کو نُورِ ہدایت قرار دینا نہیں ہے بلکہ آپ کی بشریّت کا انکار ہے۔ آپ کے لیے محض لفظ نور کے استعمال سے اگر کوئی شخص یہ استدلال کرتا ہے کہ آپ بشر نہ تھے کیونکہ قرآن میں آپ کو "نور" کہا گیا ہے، تو وہ آخر اس بات کا کیا جواب دے گا کہ قرآن میں تو آپ کو سراج منیر ("روشنی دینے والا چراغ") بھی کہا گیا ہے، پھر کیا اس سے یہ لازم آئیگا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم بشر نہ تھے بلکہ ایک "چراغ" تھے۔

خلافت و ملوکیّت

سوال: "میں نے جناب کی "خلافت و ملوکیّت" اور عباسی صاحب کی جوابی کتاب "تبصرہ محمودی"، حصہ اوّل و دوم کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کیا اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ عباسی صاحب اسلام کے سیاسی نظام کا کوئی واضح تصوّر نہیں رکھتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اسلام کا جو سیاسی نظریہ پیش فرمایا ہے وہ ذہنی پیچیدگی کا شاہکار ہے البتہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ جناب چند باتوں کی وضاحت کر دیں تو آپ کے خلاف پروپگنڈا اعلیٰ طبقہ میں مؤثر نہ ہو سکے گا۔ وضاحت طلب امور یہ ہیں: عباسی صاحب کا کہنا ہے کہ اسلام میں کوئی طریقۂ انتخاب برائے خلیفہ معیّن نہیں ہے اس لیے کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں عوام کا اجتماع نہ تھا بلکہ چند افراد جس میں تمام طبقوں کی نمائندگی بھی نہ تھی جمع ہوئے اس لیے یہاں عوامی رائے یا تائید کا کوئی سوال نہیں تھا۔

حضرت عمرؓ کے معاملہ میں آپ کو حضرت ابوبکرؓ نے نامزد کر دیا اور سب نے

اس نامزدگی پر اتفاق کر لیا رائے عامہ کے اظہار کا یہاں بھی کوئی سوال نہیں آیا۔ پھر عباسی صاحب کہتے ہیں کہ اگر رائے عامہ کے اصول کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو بیعت تو صرف مدینہ میں ہوئی تھی۔ پورے ملک میں رائے عامہ یا مسلمانوں کی رضامندی کا سوال یہاں بھی خارج از بحث ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ عباسی صاحب معترض ہیں کہ اگر حضرت معاویہ کی حکومت ملوکیت تھی تو اجماعِ صحابہ نے اس کی تائید و بیعت کیوں کی اور ان کی حکومت میں عہدے کیوں قبول کیے؟

مزید براں عباسی صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ تاریخ کو اسی طرح جانچنا چاہیے جس طرح حدیث کو فنِ رجال کی بنیاد پر جانچا جاتا ہے۔

جواب: عباسی صاحب کی جن تین باتوں کا ذکر آپ نے کیا ہے، ان کا جواب میری کتاب خلافت و ملوکیت میں موجود ہے۔

۱۔ طریقِ انتخاب کے بارے میں ملاحظہ ہو صفحہ ۳۵-۳۶-۷۰-۷۳ تا ۷۵-۸۳ تا ۸۷-۱۵۷ تا ۱۶۰-۲۴۹-۲۵۰

۲۔ اس سوال کا جواب کہ اگر حضرت معاویہؓ کی حکومت ملوکیت تھی تو صحابہ نے ان کی بیعت کیوں کی اور ان کی حکومت میں عہدے کیوں قبول کیے، حسبِ ذیل صفحات پر ملاحظہ ہو: ۱۵۸، ۲۰۱، ۲۰۲ تا ۲۵۱ تا ۲۵۴۔

۳۔ آخری سوال کا ایک جواب تو میری کتاب میں صفحات ۳۱۶ تا ۳۱۸ پر موجود ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ عباسی صاحب خود جس تاریخی مواد پر اعتماد کر کے تاریخی حالات و واقعات بیان کرتے ہیں وہ بھی ان کے اپنے بیان کردہ معیار پر پورا نہیں اترتا۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ اس شرط کے ساتھ اگر تاریخ لکھی جائے تو بعد کی صدیوں کا تو کیا ذکر، پہلی صدی کی تاریخ کا بھی ۹/۱۰ حصہ غائب ہو جاتا ہے اور یہ معاملہ تو اسلامی تاریخ کے ساتھ ہوگا۔ رہی دنیا کی عام تاریخ، تو وہ ساری کی ساری ہی دریا برد کرنی پڑے گی، کیونکہ اس میں تو سند اور رجال کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔